بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۷۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۹۵	۲۸ ظہور ۱۳۴۴ ہش / ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ / ۲۸ اگست ۱۹۶۵ء	جلد ۵۴/۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ اگست بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں:

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ ہر ایک سچی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے

اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اور اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

"جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامت اعمال سے اس کیلئے مقرر ہوئی ہے وہ دور کی جاتی ہے۔ اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کیلئے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہوگا جیسے پہلا شخص توبہ کر چکا ہے۔ وہ ہر ایک سچی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے۔ پس یہ توبہ جو آج اس وقت کی گئی ہے یہ مبارک اور عید کا دن ہے اور یہ عید ایسی عید ہے جو کبھی میسر نہیں آئی ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ تھوڑے سے خیال سے ماتم کا دن بنا دو۔ عید کے دن اگر ماتم ہو تو کیسا غم ہوتا ہے کہ دوسرے خوش ہوں اور اس کے گھر ماتم ہو۔ موت تو سب کو ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن جس کے گھر عید کے دن موت ہو وہ کس قدر ناخوشگوار ہوگی۔

قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان ایک نعمت کی قدر نہیں کرتا وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ دیکھو جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو ان کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو۔ اگر ایسا نہ کرو تو وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس مال کا جو ایمان کا مال ہے چور شیطان ہے۔ اگر اس کو بچا کر دل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھو گے تو چور آئے گا اور لے جائیگا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۲۷ اگست۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ آجکل بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بیگم صاحبہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—○ ہمارے ایک جرمن دوست مرد عمر ہوفر صاحب جو نورنبرگ میں ہمارے نو مبلغ بھی ہیں۔ دل کے شدید حملہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اسی طرح چوہدری عبد اللطیف صاحب کے لڑکے عبد الخبیر صاحب کو بھی گردوں کی سوزش کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ہر دو کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں: (وکالت تبشیر ربوہ)

—○ مکرم مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور کے بارے میں اطلاع موصول ہوئی ہے وہ ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ابو العطاء جالندھری)

—○ ربوہ ۲۷ اگست۔ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب نیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹانگ پر زہرباد کی وجہ سے جو پھوڑا نکل آیا تھا۔ کل فضل عمر ہسپتال میں اس کا اپریشن ہوا۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۶۵ء

فقہی اختلاف کی بنا پر فرقہ بندی کا علاج

اتحاد بین المسلمین کا مسئلہ بہت پرانا ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ شروع ہی سے یہ مسئلہ چلا آیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کے پیش نظر قرآن کریم میں ہدایات بھی دی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا کذالک یبین اللہ لکم اٰیاتہ لعلکم تہتدون۔

(آل عمران ۱۰۵)

اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اور اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اسی طرح سورہ الانعام ۱۵۹ اور سورہ الروم ۳۲ میں اللہ تعالےٰ نے تفرقہ و تشتت کی مذمت فرمائی ہے۔ سورہ صف میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ کانہم بنیان مرصوص۔

یعنی اللہ تعالےٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں اس طرح متحد ہو کر جہاد کرتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی عمارت ہیں۔

اس سے واضح ہے کہ اگر دین میں ایسے اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے دین کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ سو اللہ تعالےٰ نے شروع ہی سے اس کا سدباب کرنے کے لئے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ باہم اتحاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ نااتفاقی سے نہ صرف انسان کی ذاتی اصلاح میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے بلکہ تبلیغ اسلام کے راستہ میں بھی دیواریں کھڑی ہو جاتی ہیں۔

اگرچہ اختلافات شروع ہی سے چلے آئے ہیں لیکن فی زمانا ان اختلافات نے فقہی تنازعات کی صورت میں مسلمانوں میں تو فرقہ بندی کر رکھی ہے۔ اس سے بعض وقت نہایت درجہ تلخیاں پیدا ہوتی ہیں۔ شیعہ سنی کا اختلاف تو ایک ایسا اختلاف ہے کہ جس نے تاریخ کے صفحات کو خون سے رنگین بنا رکھا ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے فرقوں نے بھی خانہ جنگی تک نوبت پہنچائی ہے پہلے کی طرح آجکل بھی دانشوران قوم چاہتے ہیں۔ کہ فرقہ بندی کے یہ اختلافات مٹ جائیں اور مسلمان دجالی فتنہ کا متحد ہو کر مقابلہ کریں۔ چنانچہ کئی ایک اہل علم حضرات نے اس طرف توجہ دی ہے مگر افسوس ہے کہ جتنا شور مچایا جاتا اتنا کام نہیں ہو پاتا۔

ایک ہفت روزہ کے ایڈیٹر نے یہ مہم ازسرنو اپنے رنگ میں چلائی ہے۔ اور ان کا نظریہ یہ ہے کہ حنفی۔ اہلحدیث۔ دیوبندی بریلوی وغیرہ فرقوں کے اہل علم حضرات اپنے فرقوں کے خاص امتیازات کو چھوڑ کر اتحاد کر لیں۔ اور آپ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جماعت بندی نہ کی جائے۔ اس پر ایک مراسلہ نگار نے لکھا ہے کہ

"جن علماء کرام کو آپ نے اداریہ میں خطاب فرمایا ہے وہ تو عملاً جماعتی مرض کے مریض ہیں۔ اور ان پر جماعت سازی کی فرد جرم عائد ہوتی ہے۔ ان علماء کرام کے نام نامی دوبارہ ملاحظہ فرمائیں۔ ان کی کسی نہ کسی جماعت سے وابستگی بلکہ اعلےٰ درجہ کی وابستگی پائیں گے۔

مولانا محمد یوسف جمعیۃ العلماء۔ مولانا غلام غوث ناظم جمعیت۔ مولانا محمد اسمٰعیل ناظم جمعیۃ اہلحدیث۔ مولانا مفتی محمود قائد جمعیت۔ مولانا درخواستی صدر جمعیت۔ مولانا اطہر علی نظام اسلام (نظام) مولانا مفتی زین العابدین تبلیغی جماعت کے عقل کل۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ آپ کے پیش نظر دین کی خدمت کا جذبہ تو ہے مگر واضح شاہراہ پر عمل نہیں جس پر آپ خود چلنا یا دوسروں کو چلانا چاہتے ہوں بلکہ علماء کرام کی کسی نہ کسی تنظیم سے وابستگی اور آپ کا تنظیموں سے نفور۔ اس نے آپ کو شدید قسم کے الجھاؤ اور تضاد میں مبتلا کر دیا ہے۔"

اس کے جواب میں جریدہ موصوف نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ کسی نہ کسی حد تک جماعت بندی تو ہوگی۔ مگر اس طرح کی جماعت بندی نہیں ہونی چاہیئے کہ

"ان سطور کا راقم جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ اس سے زائد کچھ نہیں کہ اختلافات خواہ فقہی ہوں یا سیاسی وہ قائم رہیں اور کوئی مضائقہ نہیں لیکن ان اختلافات کی بنا پر سیاسی تنظیمیں ہرگز قائم نہیں ہونی چاہئیں۔ جو ان اختلافات کو دائمی صورت دے دیں اور جن کی وجہ سے نفس اسلام پس منظر میں چلا جائے کہ یہ اختلافی امور مرکز اتصال و اختلاف بن جائیں"۔

ان دونوں باتوں سے جو دونوں صاحبوں نے کہی ہیں ایک نتیجہ تو یہ نکلتا ہے کہ ایک صاحب یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی جماعت ترتیب دی جائے جس میں ہر فقہی خیال کے اہل علم حضرات شامل ہو کر صرف ایک بات میں متحد ہوں اور وہ یہ ہو کہ صحیح دین پیش کیا جائے اور جدید ارتداد کا مقابلہ کیا جائے۔ مگر دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ مقصد ٹھیک ہے مگر موجودہ حالات میں مختلف فقہی اختلافات پر مبنی فرقوں کا اتحاد ناممکن ہے کیونکہ کسی فرقے کے عالم کا اپنے فقہی مکتب کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔

یہ ایک سخت الجھن ہے جس کو یہ دوست حل کرنا چاہتے ہیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ اس لحاظ سے درست ہیں کہ اتحاد اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب مختلف فرقوں کے اہل علم حضرات اپنے اپنے فقہی عقائد کو پس پشت ڈال دیں۔ یا کم از کم ان کو ایک مشترکہ مقصد کے حصول میں حائل نہ ہونے دیں۔ اس لئے اصل سوال نظریاتی نہیں ہے بلکہ عمل کا ہے۔

سوال یہ ہے کہ وہ علماء حضرات جن کا نام لیا گیا ہے۔ ایسے مشترک مقصد کے لئے جو بیان کیا گیا ہے۔ اپنے عقائدی اختلافات کو دبا کر رکھ سکتے ہیں یا کم از کم یہ ہے کہ اپنے اپنے عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے اور ان کے مطابق عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کو برداشت کر سکتے ہیں۔ ایک صاحب کا خیال یہ ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پہلے اہل علم حضرات ایسا کرتے رہے ہیں کہ باہم فقہی اختلافات رکھتے ہوئے بھی مشترکہ مقصد میں متفق و متحد ہو جاتے تھے اور ایسے اتحاد کی خاطر وہ اپنے فقہی عقیدہ کو بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے۔

یہ بات درست ہے مگر دوسرے صاحب بھی جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ بھی اس لحاظ سے قابل غور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ اہل علم حضرات جن کا نام لیا گیا ہے۔ ایسی فراخ دلی دکھا سکتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے مجددین اور مصلحین دکھاتے تھے۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ سوال آج ہی نہیں اٹھایا گیا بلکہ بار بار اٹھایا گیا ہے اور باوجودیکہ اکثر اہل علم حضرات کچھ عرصہ کے لئے تو متحد ہوتے ہیں۔ مگر پھر انتشار کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور اپنے اپنے عقیدہ کے لوگوں سے پیوستہ ہوتے گئے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا ممکن تو ہے مگر کسی ایسی طاقت کا فقدان ہے جس کی عدم موجودگی سے ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ کیا طاقت ہے۔

اصل مشکل یہ ہے کہ یہ دونوں صاحب اس سوال کو محض اپنی دانشوری سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ غور کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ صدر اول میں جو دینی اتحاد مسلمانوں میں دکھائی دیتا ہے۔ وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی وجہ سے تھا۔ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو گیا ہے تو وہ اسی سے بتایا گیا ہے۔ کہ نبی علیہ السلام کے وجود سے یہ اتحاد ہوا تھا۔ اور جب تک نبوت کا یہ اثر رہا ہے۔ یعنی ایسے اہل علم حضرات پیدا ہوتے رہے ہیں جن کی راہ نمائی مجددین کرتے رہے ہیں۔ یہ اتحاد فی العمل قائم رہا ہے۔ لیکن جوں جوں دانشوروں کی تدابیر غالب آتی گئی ہیں۔ اتحاد کا رشتہ پارہ پارہ ہوتا رہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے امت محمدیہ کو خیر امت کا خطاب دیا ہے تو کیا اللہ تعالےٰ نے

(باقی دیکھیے صفحہ ۔۔۔ پر)

مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور کعبۃ اللہ کی برکات دائمی ہیں

حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز ارشاد

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک 184/7.R ضلع بہاولنگر)

خدائے بزرگ و برتر اپنے کلامِ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

لا یجرمنّکم شنآن قومٍ
علیٰ الّا تعدلوا اعدلوا
ھوا قرب للتّقوٰی...
...الخ

یعنی اے مومنو! تمہیں کسی قوم کی دشمنی (اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل نہ کرو۔ تم عدل کرو (کیونکہ عدل و انصاف سے کام لینا) تقوٰے سے قریب تر ہے“۔

اس ارشادِ باری تعالیٰ سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ محض ضد و تعصّب اور ذاتی دشمنی کی بناء پر کسی کے ساتھ زبان و ہاتھ یا کسی اور تدبیر سے غیر منصفانہ سلوک کرنا ایمان داری کے منافی اور تقوٰے و خدا خوفی کے برعکس عمل ہے۔

مولوی صدر الدین صاحب امیر منکرینِ خلافت نے قرآن حکیم کے اس واضح فرمان کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے عدل و انصاف اور خدا ترسی سے بے نیاز ہو کر اپنے بغض و کینہ اور حسدِ دیرینہ سے مجبور ہو کر اپنے خطبہ جمعہ میں جھوٹ بولا اور جماعتِ احمدیہ کے واجب الاحترام امامِ عالی مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف یہ بیان منسوب کیا کہ گویا آپ نے اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ:-

”کعبۃ اللہ کا دودھ خشک
ہو گیا اب وہاں جا کر کیا لوگے“!

غیر مبایعین کے امیر کے اس بہتانِ عظیم کے متعلق جماعتِ احمدیہ کے بزرگ علماء اور ایڈیٹر صاحب ”الفضل“ متعدد مضامین لکھ چکے ہیں۔ مضمون ہٰذا میں چند مزید حوالہ جات سے ثابت کیا جاتا ہے کہ ”پیغامِ صلح“ اخبار سے تعلق رکھنے والے لوگ اور ان کے امیر قوم کا رویہ بالکل ”الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے“ کے مطابق ہے۔

تعجب کی بات ہے کہ وہ لوگ جن کا اپنا یہ قول ہو کہ:-

”مکہ کی برکتیں مدینہ کو منتقل
ہو گئیں اور مدینہ کی برکتیں
دمشق و بغداد اور قرطبہ کو
منتقل ہو گئیں“۔

وہ جب دوسروں پر اپنے اس قسم کے ناپاک اور جھوٹے اتہام لگاتے ہیں تو کیوں ان کی پیشانی پر ندامت و شرم کے آثار بھی نمودار نہیں ہوتے۔

یہ لوگ پچاس سال سے خود جن غلط نظریات کے قائل چلے آتے ہیں انہیں آج ازراہِ سازش دوسروں کے سر تھوپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس طائفہ کا ترجمان اخبار ”پیغامِ صلح“ لاہور اپنی اشاعت مؤرخہ ۲۳ جولائی ۱۹۱۴ء میں یہ لکھ چکا ہے کہ

”اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے وقت میں مکہ کی برکتیں مدینہ
کو منتقل ہو گئیں اور حضرت
علیؓ کے وقت میں مدینہ کی
برکتیں دمشق اور دمشق کی برکتیں
بغداد و قرطبہ کو منتقل ہو گئیں
تو قادیان کی برکتیں لاہور منتقل
ہوتے کونسی مشکل نظر آتی ہے“!

ان سے کوئی پوچھے کہ کیا مکہ کی برکتیں مدینہ کو منتقل ہونے اور مدینہ کی برکتیں بغداد وغیرہ کو منتقل ہونے کا واضح طور پر یہ مطلب نہیں کہ جب مکہ کی برکات مدینہ کو منتقل ہو گئیں تو مکہ کی مقدس سرزمین نعوذ باللہ بے برکت رہ گئی اور جب مدینہ کی برکتیں دمشق و بغداد اور قرطبہ کو منتقل ہو گئیں تو مدینہ منورہ نعوذ باللہ برکتوں سے خالی ہو گیا:-

”بریں عقل و دانش بباید گریست“

ان لوگوں کو یہ علم ہی نہیں کہ جن مقامات کو خدائے جلیل و قدیر ایک دفعہ مقدس و متبرک قرار دے دیتا ہے ان کی برکت کو وہ دوبارہ محض کسی رسول و خلیفہ یا کسی بزرگ ہستی کے وہاں سے ہجرت کر جانے اور وفات پا جانے کی وجہ سے چھینا نہیں کرتا۔ ہم ان اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں سے التماس کرتے ہیں کہ خدارا ضد و تعصب کو چھوڑیئے اور خدا تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی دعا کیجئے تا وہ آپ کو اس پاک وجود کو پہچاننے کی توفیق بخشے جس کی مخالفت پر آپ نے کمر باندھ رکھی ہے۔ دیکھئے ہمارے آقا حضرت مصلح موعود سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود ہر اسلامی مسئلہ میں آپ کی صحیح راہنمائی کرنے کی طرح اس لغزش کے وقت بھی آپ کے ڈگمگاتے ہوئے قدموں کو سہارا دیتے ہیں چنانچہ آپ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی دائمی برکات کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”ایک خدا کا پہلوان کائنات کا اصلی راز محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے ظلموں سے تنگ ہو کر مکہ جیسی بابرکت بستی کو چھوڑ کر نکلا۔ یثرب نے اس کے لئے اپنی گود کھول دی یثرب کی بیٹیوں نے اس کے راستہ میں اپنی آنکھیں بچھا دیں عرش پر خدا نے یہ نظارہ دیکھا اور وہ خوش ہو گیا اسنے کہا یہ زمین جس نے میرے پیارے کو برکت دی برکت والی ہو اور وہ برکت والی ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے مکہ سے برکت نہیں چھینی کیونکہ اس کی برکتوں کا خزانہ محدود نہیں ہے اسنے نئی برکت اس دوسری بستی کو دیدی پھر وہ محبوب بھی اس دنیا سے چلا گیا اس کا بنایا ہوا مرکز بھی وہاں سے نکل کر عراق اور شام کی طرف منتقل ہو گیا مگر اس جگہ کی برکت قائم رہی کیونکہ خدا تعالیٰ جو انعام کیا کرتا ہے اسے بلا وجہ واپس نہیں لیا کرتا“!

(الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء)

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے اس ارشاد سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہمیشہ سے الٰہی جماعتوں کے مراکز سنتِ الٰہی کے تحت منتقل ہوتے رہے لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ان کی برکات بھی منتقل ہو گئی ہوں خدائے قدوس کی جانب سے قرار دیئے گئے مقدس و متبرک مقامات کی تقدیس و برکات ہر حال میں دائمی ہوتی ہیں۔ +

(نذیر احمد خادم)

قیادت تربیت انصار اللہ

مساجد کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:-

”اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔... شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو محض للہ اسے کیا جائے نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصّع اور پکّی عمارت ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپّر ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو“۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد ہفتم صفحہ ۱۱۹)

یادِ رفتگان

محترم رفیع الزمان خان صاحب آف کراچی کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

قریباً پینتیس چالیس برس گزرے جب متحدہ ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں کی وجہ سے مباحثات و مناظرات کی بھرمار ہوتی تھی۔ کراچی کی آریہ سماج بھی زوروں پر تھی۔ ہمارے مرحوم بھائی رفیع الزمان خان صاحب ان غیور احمدیوں میں سے تھے جو اہلِ باطل کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اسی زمانہ میں مجھے ان سے تعارف حاصل ہوا جو باہمی محبت و اخوت میں ترقی کرتا رہا۔ آپ کو مذہبی مسائل میں معلومات حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس کے لئے آپ بہت محنت کرتے تھے۔ پرانے زمانہ میں خانصاحب مرحوم۔ مکرم بابو الہ داد صاحب اور بابو شیخ محمد صاحب شرما نے آریوں وغیرہ کے مقابلہ میں خوب کام کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر بخشے۔ آمین۔

برادرم رفیع الزمان خان مرحوم کو سلسلہ احمدیہ کے مبلغین سے بہت انس تھا۔ بہت باوقار دوست تھے۔ مقدور بھر سلسلہ کے لئے قربانی کرتے تھے۔ آپ نے اپنے بچے میجر وسیع الزمان خان کو مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے لئے داخل کیا اور انہوں نے اس سلسلہ میں کافی ترقی کی اور آج فوجی میجر ہونے کے باوجود دینی مسائل میں نہایت عمدہ واقفیت رکھتے ہیں اور عمدہ تقریر کر سکتے ہیں۔ مرحوم رفیع الزمان خان صاحب صاف دل اور صاف گو انسان تھے۔ جماعتی روح کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کر سکتے تھے۔ عبادت کا بہت اچھا ذوق تھا۔ نماز باجماعت کا بڑا اہتمام کرنے والے بزرگ تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم بھائی کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق سال میں قیادت تعلیم کے زیرِ اہتمام چار امتحان منعقد ہوتے ہیں ہر امتحان کے لئے ایک نصاب مقرر ہوتا ہے بعض مجالس نصابی کتب کی فراہمی کے لئے دفتر مرکزیہ میں لکھ دیتی ہیں۔ مجالس نوٹ فرمالیں کہ دفتر مرکزیہ میں نصابی کتب موجود نہیں ہیں اس لئے مجالس کو چاہیئے کہ وہ براہِ راست دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ کو لکھ کر مطلوبہ کتب منگوائیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

ضلع گجرات کے عہدیداران خدام الاحمدیہ کے لئے

مجلس خدام الاحمدیہ گجرات شہر مورخہ ۳۱ اگست کو مجالس ضلع گجرات کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے ایک خاص پروگرام تجویز کر رہی ہے۔ اسی روز مکرم مہتمم صاحب اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تشریف لائیں گے۔

اس پروگرام میں قائدین مجالس گجرات و ناظمین اطفال و نگران حلقہ جات کی شمولیت ضروری ہے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اشاعت لٹریچر انصار اللہ

شوریٰ انصار اللہ نے اس سال کے لئے اشاعت لٹریچر کا بجٹ چار ہزار روپے منظور کیا تھا مجلس انصار اللہ لٹریچر کی اشاعت کے سلسلہ میں مفید کام کر رہی ہے اس سلسلہ میں آپ کے تعاون کی فوری ضرورت ہے اس لئے تمام اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ چندہ کی یہ رقم پندرہ ستمبر ۱۹۶۵ء تک فراہم کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نتیجہ امتحان انٹرمیڈیٹ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ سے امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں ۴۶ طالبات شریک ہوئیں۔ ان میں سے ۳۵ طالبات کامیاب ہوئیں اور ۱۲ طالبات نے کمپارٹمنٹ حاصل کی۔ نتیجہ ۵۷ رہا جبکہ سیکنڈری بورڈ کا نتیجہ ۳۰،۶۱ فیصد ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۴۵۸۱	امۃ الرؤف	۴۹۴
۲۴۵۸۲	امۃ الباسط شریف	۶۲۶
۲۴۵۸۳	امۃ الکریم	۵۲۷
۲۴۵۸۴	امۃ المجیب	۵۵۱
۲۴۵۸۹	منصورہ خان	۵۱۴
۲۴۵۹۱	حلیمہ رشید	۵۱۴
۲۴۵۹۳	امۃ المجید	۴۵۴
۲۴۵۹۴	امۃ الرفیق	۵۸۲
۲۴۵۹۶	سیارہ حکمت	۵۷۳
۲۴۵۹۷	مبارکہ	۴۴۵
۲۴۵۹۹	رفیعہ راما	۴۴۵
۲۴۶۰۱	شمیم چیمہ	۴۷۰
۲۴۶۰۲	مجیدہ بیگم	۵۲۱
۲۴۶۰۳	انور بیگم	۵۴۵
۲۴۶۰۴	امۃ الرشید	۴۸۲
۲۴۶۰۵	محمودہ بیگم	۴۰۰
۲۴۶۰۶	بشریٰ پروین	۴۵۹
۲۴۶۰۷	زبیدہ خانم	۴۷۴
۲۴۶۰۸	امۃ الحنیف	۵۶۴
۲۴۶۱۰	عائشہ	۵۱۳
۲۴۶۱۱	شاہدہ خانم	۴۲۷
۲۴۶۲۳	امۃ الجمیل	۴۷۲
۲۴۶۲۷	راشدہ پروین	۴۶۳
۲۴۶۲۸	نعیمہ فرحت	۵۳۷
۲۴۶۲۹	امۃ الکریم	۴۶۷
۲۴۶۳۰	امۃ المجید	۴۷۲
۲۴۶۳۳	خالدہ مبارکہ	۵۳۸
۲۴۶۳۴	بشریٰ طیبہ	۵۳۶
۲۴۶۳۷	بشریٰ ادیب خانم	۴۹۹
۲۴۶۳۹	امۃ الحکیم عائشہ	۴۹۳
۲۴۶۳۸	امۃ الودود	۴۱۰
۲۴۶۴۰	امینہ	۵۰۳
۲۴۵۸۸	طاہرہ نسرین	۴۵۲
۲۴۵۸۰	امۃ الکریم	کمپارٹمنٹ اکنامکس
۲۴۵۸۶	امۃ الحکیم شریف	،، انگلش
۲۴۵۸۷	شفقت نسیم	،، ،،
۲۴۵۹۰	کوثر تسنیم	،، سوکس II
۲۴۵۹۲	رشیدہ بیگم	،، انگلش
۲۴۵۹۵	قمر النساء	،، فلاسفی
۲۴۵۹۸	محسنہ	،، ،،
۲۴۶۰۰	خالدہ نسیمہ	،، ،،

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۴۶۰۹	تصیرہ قدسیہ	کمپارٹمنٹ جغرافیہ II اور پریکٹیکل
۲۴۶۱۲	شائستہ	،، انگلش
۲۴۶۱۴	بلقیس بیگم	،، ،،
۲۴۶۱۶	رشیدہ بیگم	،، ،،
۲۴۶۱۷	صادقہ کریم	،، سوکس
۲۴۶۱۸	حمیدہ	،، سوکس II
۲۴۶۱۹	سیدہ مبارکہ	،، انگلش II
۲۴۶۲۳	صبیحہ خانم	،، ،،
۲۴۶۲۴	راشدہ ریحانہ	،، سوکس II
۲۴۶۲۵	امۃ الباسط	،، انگلش
۲۴۶۲۶	امۃ الحمید	،، ،،
۲۴۶۳۱	نصرت	،، انگلش II
۲۴۶۳۲	تنویر الاسلام	،، انگلش

ایک ہزار روپے کے وعدہ جات اور درخواستِ دعا

ایک ہزار روپے یا زائد کی تحریک میں شمولیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جن مخلصین کو توفیق عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے ملتجی ہوں کہ ان کے خلوص، مال اور اولاد میں برکت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو نوازتے ہوئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

اہلِ پاکستان سے درخواست

اہلِ پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے محسن اور رسید اکرنے والے کا نام ہمیشہ ادب سے لیا کریں اور لکھا کریں اور ریڈیو پاکستان کے ذمہ داروں کو توجہ دلائیں کہ وہ بھی اپنی جملہ نشریات میں اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ اور رب العزت کے الفاظ استعمال کیا کریں۔

میاں سراج الدین
نیلہ گنبد لاہور

والد ماجد مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر کا ذکر خیر

مکرم داؤد طاہر صاحب ابن مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم

(۲)

محنتی اخبار نویس

اس مضمون کے شروع ہی میں بیان کر چکا ہوں کہ آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز ہی ایک اخبار نویس کی حیثیت سے کیا تھا۔ چنانچہ آپ بارہ سال الفضل کے نائب ایڈیٹر رہے اور تقریباً سات سال تک سلسلہ کے ماہوار جریدہ "مصباح" کے مدیر رہے۔

الفضل کے ادارۂ تحریر میں شمولیت کے دوران آپ کی خدمات خدا کے فضل سے بہت مقبول ہوئیں اور انہیں خوب سراہا گیا۔ چنانچہ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو ان دنوں ناظر دعوۃ و تبلیغ تھے (یاد رہے الفضل اس وقت نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت تھا) جب کچھ عرصہ بعد اس نظارت سے تبدیل ہوئے تو انہوں نے اظہار خوشنودی کے طور پر آپ کی سروس بک میں ذیل کے الفاظ لکھے۔

"مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل نے پانچ سال میرے عہد نظارت میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر ادارہ الفضل میں کام کیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب ان کے کام سے خوش رہے ہیں۔ اور میں بھی ان کے مضامین کا خود مطالعہ کر رہا ہوں اور یہ امر حاصل کیا ہے کہ وہ اپنے مضامین کو کافی محنت سے تیار کرتے ہیں۔ اور ان کی جدوجہد معلوم ہوتی ہے کہ انہیں پبلک کے لئے زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنایا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں گے۔"

مصباح کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق دسمبر ۱۹۳۳ء سے آپ نے مصباح کو ماہوار شائع کرنا شروع کر دیا۔ مصباح کی مالی حالت سخت کمزور اور ناقص تھی مگر خدا نے آپ کی مساعی میں برکت ڈالی اور اپنے فضل و کرم سے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ نہ صرف وہ باقاعدہ شائع ہونے لگا بلکہ مضامین کے اعتبار سے بھی اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اس کے مضامین کی تعریف فرمائی۔ چنانچہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا۔

"لڑکیوں کی دینی تعلیم بہت حد تک ترقی کر گئی ہے بلکہ بعض دفعہ لڑکیوں کے مضامین دیکھ کر مجھے حیرت ہوتی ہے کیونکہ وہ بہت سے لڑکوں کے مضامین سے بھی اچھے ہوتے ہیں۔"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۱ء)

بلکہ مجلس مشاورت ۱۹۳۹ء میں تو یہاں تک فرما دیا کہ:-

"مدرسہ احمدیہ بلکہ جامعہ احمدیہ کے طلباء سے ہماری لڑکیاں دینی معلومات میں زیادہ ہیں۔ میں نے ان میں سے بعض کے لکھے ہوئے مضامین دیکھے ہیں جو سلسلہ کے اچھے مصنفین کے پایہ کے ہوتے ہیں۔"

ابا جان فرمانے تھے کہ حضور کے ان ارشادات پر میں جس قدر بھی شکر بجا لاؤں کم ہے کیونکہ گو اس میں میری نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی لڑکیوں کی تعریف کی گئی ہے۔ مگر مجھے خوشی ہے کہ حضور نے اس رسالہ کے مضامین کی تعریف فرمائی جسے میں مرتب کیا کرتا تھا اور یہ بات حقیقت کے خلاف نہیں ہے کہ ان مضامین کے حصول میں میری دن رات کی سعی اور کوشش کا دخل ہے جو کسی مادی معاوضہ کی خواہش یا دنیوی نفع کی امید کے بغیر میں نے کی اور جس کے اجر کی توقع میں اللہ تعالیٰ سے ہی رکھتا ہوں۔"

آپ کی ان مساعی کا اعتراف صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ یکم مئی ۱۹۳۸ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۶۲ پر بایں الفاظ کیا گیا۔

"مصباح کے ادارتی اور ایک حد تک انتظامی فرائض مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے سپرد ہیں جو بہت شوق اور دلچسپی سے یہ فرائض آنریری طور پر سرانجام دے رہے ہیں اور ان کی سعی بہت مفید ثابت ہو رہی ہے ...."

بہترین مضمون نگار

ابا جان مرحوم و مغفور کو خدا تعالیٰ نے جہاں دوسروں کی بات کو بولنے کی سی رفتار کے ساتھ بالکل صحیح طور پر قلمبند کرنے کی قوت سے نوازا تھا۔ وہاں اپنے خیالات کو نہایت عمدہ اور احسن طور پر دوسروں کے سامنے پیش کرنے کی قابلیت بھی آپ میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔

مضمون نگاری کا شوق آپ کو بچپن سے ہی تھا۔ چنانچہ ابھی آپ مدرسہ احمدیہ کی دوسری جماعت کے طالب علم ہی تھے کہ آپ نے کسی عیسائی مخالف کی کسی کتاب کا جواب دیتے ہوئے ایک نہایت ضخیم مضمون قلمبند کیا جو گو شائع تو نہ ہو سکا تاہم اس کا نامکمل اور پھٹا ہوا مسودہ اب بھی ہمارے پاس موجود ہے۔

مضمون نویسی کے سلسلہ میں مکرم و محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی رہنمائی ابا جان مرحوم و مغفور کے بہت کام آئی اور یہ انہی کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ تھا کہ آپ کو مضامین لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ ابا جان فرمایا کرتے تھے کہ آپ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کسی موضوع پر مضمون لکھتے تو محترم قاضی صاحب بڑی محنت سے اس مضمون کی اصلاح فرماتے اور شائع کرنے کی کوشش بھی کرتے غرض مضامین لکھنے کی تحریک آپ کے دل میں زور پکڑتی گئی اور آہستہ آہستہ مشق نے آپ کو ایک بڑا اچھا مضمون نگار بنا دیا۔

جیساکہ مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کا بیان ہے آپ کو کم سے کم وقت میں بالاقساط مضامین لکھنے میں خصوصی مہارت حاصل تھی اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مقدسہ پر حاوی ۱۲ اقساط پر مشتمل مضمون الفضل میں شائع ہو چکا ہے اور ہر خاص و عام سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔ اس سے قبل بھی آپ کے بیشمار مضامین بالاقساط شائع ہوتے رہے جن میں سے بعض قدرے مختصر ہیں اور بعض نسبتاً طویل۔ ان کی طوالت دو سے لیکر سولہ سولہ اقساط تک ہے۔ سلسلہ کے اور جرائد کو چھوڑتے ہوئے آپ کے قلم سے صرف الفضل میں ہی آپ کی خود تیار کردہ لسٹ کے مطابق ایک ہزار کے قریب مضامین اور چھوٹے بڑے نوٹ شائع ہوئے۔ یاد رہے ان میں سے کچھ مضامین تو آپ کے نام سے شائع ہوئے۔ لیکن بعض مضامین جن میں الفضل کے اداریہ جات بھی شامل ہیں الفضل کے عملہ میں شمولیت کی بناء پر آپ کے نام سے شائع نہیں ہوئے۔

ان مضامین میں وقتی نوعیت کے موضوعات بھی شامل ہیں اور مستقل نوعیت کے عناوین بھی مثلاً موازنۂ مذاہب، مخالفین اسلام اور مخالفین احمدیت کے اعتراضات کے جوابات غلط فہمیوں کا ازالہ، بزرگوں کی سوانح۔ اسلام اور احمدیت کے بنیادی عقائد کی وضاحت، تاریخی امور کی طرف اشارہ اور سیاسی مسائل پر تبصرے وغیرہ وغیرہ۔

ان مضامین کا پڑھنے والا یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مضمون نگار نے ان مضامین کے لکھنے میں بڑی محنت اور جستجو سے کام لیا ہے اور یہ کہ ان مضامین کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے میں مضمون نویس نے اپنی تمام قوت کو صرف کر دیا ہے۔

آپ کے مضامین کو باذوق حلقوں میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا اور ہر خاص و عام نے ان کی تعریف کی۔

عمدہ مصنف و مؤلف و مرتب

ابا جان مرحوم و مغفور جہاں ایک اچھے مضمون نگار تھے وہاں چند ایک کتب بھی آپ کی یادگار باقی ہیں۔

(۱) چشمۂ عرفان بجواب تحریک قادیان:- سید حبیب صاحب ایڈیٹر اخبار "ریاست" لاہور نے اپنے اخبار میں ایک طویل مضمون شائع کیا جو کم و بیش چالیس اقساط میں شائع ہوا۔ بعد میں اسی مضمون کو سید صاحب نے "تحریک قادیان" کے نام سے کتابی صورت میں چھاپ دیا۔

کتاب میں مندرج اعتراضات کے رد اور دفع وساوس کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل کو مامور کیا گیا۔ مگر ابھی جواب نامکمل ہی تھا کہ انہیں تکمیل تعلیم کے لئے فارغ ہونا پڑا اس پر نظارت کی طرف سے ابا جان کو بقیہ سوالات کے جواب تحریر کرنے کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ اس کتاب کا خاصہ حصہ آپ کے قلم کا ہی لکھا ہوا ہے۔

(۲) طبی نسخہ جات:- ابا جان مرحوم و مغفور نے الفضل جلد ۲۵ نمبر ۹۹-۱۰۰-۱۰۲-۱۰۳-۱۱۰-۱۱۷ میں سات اقساط پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم طب سے متعلق ایک مضمون بعنوان "حضرت مسیح موعود اور علم طب" شائع کروایا تھا۔ اسی مضمون کو بعد میں مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب نے طبی نسخہ جات کے نام سے چھاپ دیا۔

(۳) سوانح عمری حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسمل: یہ ایک طویل مضمون ہے جو دس اقساط میں الحکم میں شائع ہوا۔ (دیکھئے الحکم جلد ۴۱ نمبر ۳۸-۳۹-۴۰-۴۱ جلد ۴۲ نمبر ۲-۳-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۳-۱۴) گو یہ مضمون عوام کے سامنے کتابی شکل میں تو نہیں آ سکا تاہم اس کی نوعیت اور اہمیت چونکہ کتاب کی سی ہے۔ اس لئے اسے آپ کی کتب میں ہی شامل کر لیا گیا۔ علاوہ ازیں جب آپ ادارہ الفضل میں تھے نظارت تالیف و تصنیف قادیان کی درخواست پر دوستوں کی متعدد کتب کے مسودات پر نظر ثانی کا موقعہ بھی ملا۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی

۱۔ حافظ آباد

خدام الاحمدیہ کی ایک روزہ تربیتی کلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوئی۔ صبح نماز فجر سے شام چار بجے تک پروگرام جاری رہا۔ خدام کی کثیر تعداد کے علاوہ اطفال نے بھی اس میں شمولیت کی۔ درس قرآن و حدیث و ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کے بعد خدام نے خلافت کی برکات، خلافت کی اہمیت، خلافت ثانیہ کے زریں کارنامے، دعا کے طریق تحریک جدید کی کارگزاری اور پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

۲۔ کرونڈی خیرپور

مجلس نے ہفتہ اطفال منانے کا اہتمام کیا۔ اس ہفتہ کے دوران بچوں کو نماز سادہ نماز مترجم، دینی معلومات سکھانے کا انتظام کیا گیا۔ روزانہ اطفال کی حاضری سو فیصدی رہی۔ شام کو کھیلوں کا انتظام ہوتا تھا۔ اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ آخری روز یوم والدین کا جلسہ منعقد ہوا جس میں قائد شریف احمد صاحب دیر ڈسوی، مکرم مولوی عبد الحق صاحب صدر جماعت اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ربانی مربی سلسلہ نے اطفال کی تربیت کے بارہ میں تقاریر کیں۔ جلسہ کامیاب رہا۔

۳۔ وارہ حسن باڈہ اور لاڑکانہ

ان ہر سہ مقامات پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد ہوتے۔ جس میں مکرم خواجہ عبد المومن صاحب قائد ضلع۔ مکرم محمود احمد صاحب نسیم معلم وقف جدید مکرم ہدایت اللہ صاحب قائد حسن باڈہ اور مکرم خواجہ محمد امین صاحب نے سیرت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ غیر از جماعت احباب نے بھی کارروائی کو سنا۔

۴۔ گھسیٹ پور

سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم فضل الٰہی صاحب جامعہ احمدیہ، مکرم محمد یوسف صاحب ناصر مرتب خدام الاحمدیہ مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب۔ مکرم لاجپت نعیم احمد صاحب ناصر اور مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب امیر جماعت نے حضورؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

نائب مہتمم اشاعت
خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ضروری اطلاع ایک عدد سونے کی بالی دار النصر شرقی ربوہ نزد ہسپتال سے مجھے گری ہوئی ملی ہے جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر مجھ سے لیں۔ ربوہ

محمد اسحاق کارکن فضل عمر ہسپتال

فوری ادائیگی کی ضرورت

وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار ناتسلی بخش اور باعث تشویش ہے احباب کرام سے مخلصانہ درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر ادائیگی کی طرف توجہ مبذول فرمائیں۔ اسی طرح نئے وعدے بھجوانے والے احباب اگر ساتھ ہی ادائیگی فرما سکیں۔ تو بہت ہی کار ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کو اپنے حضور سے جزاء عطا کرے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان سے ایک گزارش

جملہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس امر کا جائزہ لیں کہ ان کے ہاں مجالس انصار اللہ قائم ہیں یا نہیں۔ اگر قائم نہ ہوں تو جلد از جلد اپنی نگرانی میں زعیم انصار اللہ کا انتخاب کرا کر مرکز کو مطلع فرما دیں۔ اگر ان کے ہاں مجالس قائم ہوں تب بھی اس امر سے مطلع فرما دیں تاکہ مرکزی ریکارڈ مکمل ہو جائے۔

حبیب اللہ خاں
قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

پتوکی ضلع لاہور میں تربیتی جلسہ

مورخہ یکم ستمبر بروز جمعرات ۱۹۶۵ء شام ۸ بجے پتوکی منڈی میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہو رہا ہے۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی شمولیت متوقع ہے۔ باہر سے آنے والے دوستوں کے لئے رات کے کھانے کا انتظام ہوگا۔ جلسہ کے بعد ایک فری لاری احباب کو لے کر چونیاں سے ہوتی ہوئی قصور تک جائے گی۔ اردگرد کی جماعتوں کے احباب کو کثرت سے شرکت کرنی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ضلع لاہور)

آیا کی ضرورت ہے

ایک آیا عورت جو چھوٹے بچے کی نگرانی کر سکے۔ اس کی ضرورت ہے۔ جو کچھ پڑھی ہوئی بھی ہو تو بہتر ہوگا۔ رہائش اور کھانے کے علاوہ موزوں آیا کو یکصد روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ عورت اکیلی ہو جو دن رات چھوٹے بچے کو سنبھال سکے۔

(ج معرفت پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار نے امسال ایم اے عربی (فائینل) کا امتحان دیا ہے۔

خاکسار عطاء المجیب راشد ابن محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری

۲۔ میں عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہوں اور اب پریشانیوں نے اور زیادہ بیمار کر دیا ہے

مشتاق احمد کریانہ مرچنٹس مین بازار وزیر آباد

۳۔ میرے والد ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب اور میری والدہ مکرمہ ایک لمبے عرصہ سے مشرقی افریقہ میں مقیم ہیں۔ ان دونوں کی صحت چند دنوں سے اچھی نہیں مکرم والد صاحب صحابہ میں سے ہیں۔

(خاکسار لفٹننٹ کرنل تعبیر احمد شاہ راولپنڈی)

۴۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائلپور عرصہ سے گنٹھیا کی مرض سے بیمار ہیں۔ سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب مولوی فاضل کاشمیری کا بھگندر کا اپریشن ہوا ہے۔

(عبد الکریم خان شاہد کاٹھگڑھی عفی عنہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ سمندری)

۵۔ میں تقریباً دس برس سے بیمار ہوں اور دن بدن کمزور ہوتا جا رہا ہوں

(خاکسار قاضی محمد افضل ادھلوی مکان نمبر ۵ گلی نمبر ۵ نیا دھرم پورہ لاہور)

۶۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم ملک مجید احمد رانجھان ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔

ملک رشید احمد رانجھان بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نصیر آباد

احباب کرام ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

۱۔ مکرم عبد الجبار صاحب چک $\frac{2}{T\text{-}D.A}$ ضلع سرگودھا کو مورخہ ۲۳؍۸؍۶۵ اللہ تعالیٰ نے بارہ سال کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو دین کی خادمہ بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

ناصر احمد ربوہ

۲۔ برادرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال پتوکی ضلع لاہور کو اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام امۃ الحفیظ بیگم تجویز کیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم نومولودہ کو درازی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین

غلام رسول شاکر انسپکٹر بیت المال۔ مسجد احمدیہ نور
مری روڈ۔ راولپنڈی

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ کراچی ۲۶ اگست :- پاکستان نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ ضلع گجرات کے ایک گاؤں پر بھارتی فوج کی گولہ باری کے خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے بھارت آئندہ اس قسم کی اشتعال انگیز کارروائیوں سے باز رہے۔ لیکن اگر بھارت نے اپنی جارحانہ کارروائیاں بند نہ کیں تو اس کے ہولناک نتائج ہوں گے جن کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر عائد ہو گی۔

دفتر خارجہ کی طرف سے اس سلسلہ میں کل دوپہر کراچی میں بھارت کے قائمقام ہائی کمشنر مسٹر پی این کیول کو احتجاجی مراسلہ روانہ کیا گیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ جانی و مالی نقصان کا معاوضہ ادا کیا جائے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ پاکستان کا یہ حق محفوظ ہے کہ وہ بھارت کی جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لیے جو اقدامات مناسب سمجھے اختیار کرے۔

★ مظفر آباد ۲۶ اگست :- بھارت کی ممتاز سماجی کارکن مس مردولا سارا بائی نے الزام لگایا ہے کہ فوج اور پولیس نے کشمیری مسلمانوں کے قتل عام کا منصوبہ بنایا ہے اور وہ اس کے تحت مختلف حربوں سے مسلمانوں کو ہلاک کرنے میں مصروف ہے۔ انہوں نے بھارتی حکومت سے کہا ہے کہ اپنے دورہ کے اختتام پر میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ فوج کا رویہ فرقہ وارانہ ہے اور وہ تمام مسلمانوں پر مجاہدین کی حمایت کا الزام لگا کر انہیں بربریت کا شکار بنا رہی ہے پولیس اور فوجیوں کا رویہ وحشیانہ ہے وہ حملہ آوروں کا مقابلہ نہیں کرتے اور اپنا غصہ بے گناہ اور معصوم شہریوں پر اتارتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کشمیریوں پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔

مس مردولا سارا بائی نے کہا ہے کہ بھارتی فوج کشمیر میں مسلمانوں کو اس طرح ہلاک کر رہی ہے گویا وہ جن سنگھ کی امن کور ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فوج نے بعض دیہات کو نذر آتش کرنے سے قبل وہاں کی ہندو آبادی کو نکال لیا تھی مگر مسلمانوں کو اس کی اطلاع تک نہ دی اور ان کے مکانوں کو آگ لگا دی۔

★ سرینگر ۲۶ اگست - سری نگر کے علاقہ بٹ مالو کے جلنے کی داستان کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ اس محلے میں کل ۴۳۹ مکانات تھے جو بھارتی فوجیوں نے جلا دیئے۔ ان میں مساجد بھی شامل تھیں۔ متعدد افراد مکانوں میں زندہ جل گئے اور چار ہزار سے زائد اشخاص بے گھر ہو گئے۔ عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ پولیس نے آگ لگانے سے قبل مکانات پر ہائپوں کی مدد سے پٹرول چھڑکا تھا۔

بھارتی فوج نے بٹ مالو کے جلانے کا پیشگی منصوبہ مرتب کر لیا تھا۔ ۱۴ اگست کی صبح کو مقامی آبادی کے انخلاء کا حکم جاری کر دیا گیا۔ مگر لوگ ابھی اس حکم سے پریشان ہی تھے کہ دوپہر کے بعد فوج نے مکانات کو آگ لگا دی۔ اور پٹرول بموں کو بموں سے اڑانا شروع کر دیا۔ اس موقع پر کسی کو گھروں سے نکلنے کی اجازت نہ دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں متعدد افراد زندہ جل گئے۔

★ مظفر آباد ۲۱ اگست :- خط متارکہ جنگ کی دوسری جانب سے موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق بھارتی فوجوں کو چھاپہ مار مجاہدوں کے ساتھ جنگ میں زبردست جانی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے اور ایک مجاہد کے مقابلے میں کم از کم بیس بھارتی فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ ان اطلاعات کے مطابق ابتدائی دو ہفتوں میں ایک ہزار بھارتی فوجی اور پولیس کے سپاہی کام آئے جبکہ مجاہدوں میں سے صرف پچاس نے جام شہادت نوش کیا۔

مبصرین نے بتایا ہے کہ مجاہدوں کے اس قدر معمولی جانی نقصان کا ایک بڑا سبب تو یہ ہے کہ ان کے چھاپہ مار دستے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ حرکت کرتے ہیں اور حملہ کرتے ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کشمیر کے عوام دل و جان سے ان کی حمایت کر رہے ہیں۔

★ ماسکو ۲۶ اگست - سال رواں کے دوران بعض چوٹی کے روسی رہنما پاکستان کا دورہ کریں گے۔ روس میں پاکستان کے سفیر مسٹر اقبال اطہر نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندہ کو بتایا کہ روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے پاکستانی وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی طرف سے دورہ پاکستان کی دعوت قبول کر لی ہے۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مسٹر گرومیکو غالباً روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیگن کے دورہ پاکستان سے پہلے دورہ کریں گے جو صدر ایوب کی دعوت قبول کر چکے ہیں۔ پاکستانی سفیر نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مسٹر کوسیگن غالباً سال رواں کے آخر میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔

★ قاہرہ ۲۶ اگست :- امریکی حکومت نے متحدہ عرب جمہوریہ سے اس بات پر سرکاری طور پر معافی مانگ لی ہے کہ ایک امریکی جنگی جہاز نے جدہ کی بندرگاہ پر صدر ناصر کو سلامی نہیں دی۔ امریکہ نے معذرت نامے میں لکھا ہے کہ جہاز کے افسروں کو بندرگاہ پر صدر کی آمد کا علم نہیں تھا۔

قاہرہ کے سرکاری اخبار الاہرام نے لکھا ہے کہ گزشتہ دنوں جب صدر ناصر شاہ فیصل سے ملاقات کے لیے جدہ روانہ ہوئے تو بندرگاہ پر ایک امریکی تباہ کن جہاز موجود تھا۔ جہاز نے روایات کو نظر انداز کرتے ہوئے صدر کو سلامی نہیں دی۔

★ ہوسٹن ۲۶ اگست - خلائی جہاز جیمنی ۵ کے امریکی خلا باز اپنے آٹھ روزہ سفر کی نصف مسافت طے کر چکے ہیں انہیں منگل کو کیلی فورنیا کے ساحل سے ایک میزائل کی پرواز کا منظر دکھایا گیا۔ میزائل خاص طور پر خلا بازوں کو دکھانے کے لئے چھوڑا گیا

خلا بازوں نے ایک منٹ میں میزائل کی اڑان کی چھ تصویریں اتاریں میزائل کے سرے پر مصنوعی علم نصب تھا میزائل کو بحرالکاہل میں رکھی مقام پر اترنا تھا۔

یہ پہلا موقع ہے کہ امریکی خلا بازوں نے خلائی بلندی سے میزائل کی اڑان دیکھی اور اس کی تصویریں اتاریں۔

دونوں خلا باز عنقریب طویل ترین خلائی پرواز کا وہ ریکارڈ توڑ دیں گے جو جون ۱۹۶۳ء میں روسی خلا باز ویلری بائکووسکی نے قائم کیا تھا۔ اس نے خلا میں کل ۱۱۹ گھنٹے ۶ منٹ پرواز کی تھی

★ عکرہ ۲۶ اگست :- گھانا کے صدر ڈاکٹر نکرومانے افریقی سربراہوں کو تجویز پیش کی ہے کہ افریقی اتحاد کی کانفرنس ۲۱ اکتوبر کو منعقد کی جائے۔ انہوں نے ان سربراہوں سے درخواست کی ہے کہ وہ ۱۹ اکتوبر سے یہاں پہنچنا شروع کر دیں انہوں نے یہ بات پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

کوئی نسخہ قرآن کریم میں اب بتایا ہے جس سے خیر امت خیر امت کے لقب سے ملقب رہ سکے۔ ہمارا جواب ہے کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

ہمیں نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اس آیہ کریمہ کی تشریح حدیث مجددین سے ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ تجدید و احیائے دین کے لیے مجددین مبعوث کرتا رہے گا۔ افسوس ہے کہ فی زمانا اہل علم حضرات نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور ہر ایک نے اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بنا لی ہوئی ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں اپنے وعدہ کے مطابق مجددین بھیجتا رہا ہے۔ مگر دانشوروں نے ہمیشہ اپنی دانشوری سے ان کے رستہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس طرح فرقہ بندی کی بھول بھلیاں تیار ہو گئی ہیں جن سے نکلنا اب خود دانشوران زمانہ کے لیے سخت مشکل ہو گیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ جب تک یہ دانشور اپنی اٹکل کی تکلیں لڑاتے رہیں گے ان بھول بھلیوں سے نجات نہیں پا سکیں گے عقل بے شک ان کو صحیح نتیجہ پر لے جاتی ہے مگر وہ اس نتیجہ کو جامۂ عمل نہیں پہنا سکتے کیونکہ ان میں وہ الٰہی قوت نہیں ہے جو اتحاد کے لئے سیمنٹ کا کام دے سکتی ہے اور وہ قوت ہے امام الزمان کی شناخت اس زمانہ کے مجدد مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور آپ کے خلفاء آپ کے بعد اس کھیتی کی آبیاری کر رہے ہیں جس میں آپ نے تخم ریزی کی ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ میں تمام فقہی اختلافات صفر کے برابر رہ گئے ہیں۔ کیونکہ امام الزمان نے ہمارے سامنے یہ اصول رکھا ہے کہ جماعت کا ہر فرد مثلاً نماز اس فقہی طریق سے ادا کر سکتا ہے جو اس کے نزدیک ثابت ہے اگر کسی کے نزدیک رفع یدین رفع سبابہ اور آمین بالجہر ثابت ہے تو اس کو اختیار ہے کہ وہ اسی طرح عمل کرے اور جس کے نزدیک یہ ثابت نہیں ہیں وہ اسی طرح کرے جس طرح اس کے نزدیک ثابت ہے۔

الغرض جو جماعت صاحب جریدہ بنانا چاہتے ہیں وہ جماعت احمدیہ کی صورت میں پہلے ہی امام الزمان کی پیروی میں موجود ہے اور ہمیں حسن ظن ہے کہ صاحب جریدہ نے یہ خیال جماعت احمدیہ سے لیا ہے مگر اب اس کو صرف اپنی دانشوری کے طریق سے جاری کرنا چاہتے ہیں جو وہ ہرگز نہیں کر سکیں گے

۴ کیونکہ مقصد اسلام کا وہ اتحاد جو یہ صاحب چاہتے ہیں اور جو زمانہ نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر اثر قائم ہوا تھا جس کا احسان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جتایا ہے صرف خلافت نبوت سے منعقد ہو سکتا ہے

مسجد ڈنمارک کا سنگِ بنیاد انشاء اللہ ۶ ستمبر کو رکھا جائے گا

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بہنوں کی خوشخبری کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بوقت چار بجے شام مسجد ڈنمارک کا سنگ بنیاد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب رکھ رہے ہیں۔ تمام لجنات اس دن جلسہ کر کے اجتماعی دعا کا انتظام کریں، اور بہنوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کی طرف توجہ دلائیں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس وقت تک مسجد ڈنمارک کے لئے وعدہ جات دو لاکھ چھ سو روپے کے ہو چکے ہیں اور وصولی ایک لاکھ انتالیس ہزار روپے کی ہے۔ مسجد کی تعمیر کا تخمینہ تین لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ سال کے ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں۔ کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ تک رقم پوری ہو جائے۔ ابھی تک بہت سی لجنات کی طرف سے وعدہ جات وصول نہیں ہوئے۔ لجنات کی عہدہ داران کو چاہئے کہ وہ از سر نو جائزہ لیں کہ ان کی لجنہ میں سے کوئی عورت ایسی باقی تو نہیں رہ گئی جس نے ابھی تک اس مبارک تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ ہر عورت کو اس میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور وعدہ جات کی مکمل فہرستیں بھجوائیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ چندہ کی وصولی کا بھی انتظام کریں۔

جن مقامات پر لجنہ قائم نہیں یا ایسی جگہیں جہاں مستورات ناخواندہ ہیں اور خود وعدہ جات نہیں بھجوا سکتیں وہاں کے مربیان اور پریذیڈنٹوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جمعہ کے دن جب سب عورتیں جمع ہوں تحریک کر کے ان سے وعدہ جات لے کر بھجوائیں اور چندہ بھی اکٹھا کر کے ارسال کریں۔

۳۰۰ یا اس سے زائد دینے والی بہن کا نام مسجد پر کندہ کرایا جائے گا۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۲۶۔۸۔۶۵

اشاعت لٹریچر انصار اللہ

شوریٰ انصار اللہ نے اس سال کے لئے اشاعت لٹریچر کا بجٹ چار ہزار روپے منظور کیا تھا۔ مجلس انصار اللہ لٹریچر کی اشاعت کے سلسلہ میں مفید کام کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کے تعاون کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے تمام اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ چندہ کی یہ رقم پندرہ ستمبر ۱۹۶۵ء تک فراہم کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ ۱۲ ستمبر کو کھلے گا۔

جامعہ احمدیہ رخصتوں کے بعد ۱۲ ستمبر کو کھلے گا۔

تمام طلباء اور اساتذہ کرام مطلع رہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایف اے۔ ایف ایس سی۔ بی اے بی ایس سی۔ (پاس اور آنرز کورس) نیز ایم اے عربی۔ کا داخلہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء سے شروع ہوگا۔ اور پانچ دن تک جاری رہے گا۔

کالج تعلیمی ماحول۔ اسلامی فضا۔ بہترین لیبارٹریز مکمل نظم و ضبط اور اچھے نتائج کے لئے مشہور ہے۔

پراسپکٹس دفتر سے طلب فرما دیں۔ انٹرویو کے لئے گارڈین کے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لاویں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہوگا۔ شرط داخلہ کم از کم میٹرک پاس ہے۔ ایف اے۔ بی اے۔ اور ایم اے پاس بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ جو طلباء داخل ہونا چاہیں وہ صبح ۸ بجے حاضر ہو جاویں اور مندرجہ ذیل کاغذات ہمراہ لاویں۔

۱۔ فارم داخلہ مع تصدیق و اجازت والد یا سرپرست
۲۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ
۳۔ میٹرک کی اصل سند یا اس کی مصدقہ نقل۔

نوٹ: فارم داخلہ اسی وقت دفتر جامعہ سے حاصل کر کے پُر کریں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین (ڈگری کالج) ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں فرسٹ ایئر (بی اے و آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ اسی طرح گیارہویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر سے ۵ ستمبر تک بغیر لیٹ فیس کے ہوگا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر (جو کالج آفس سے مل سکتے ہیں) مع کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۶۵ء تک ارسال کی جائیں۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات۔ اعلیٰ تعلیم۔ شاندار نتائج۔ پاکیزہ ماحول۔ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

انٹرویو۔ روزانہ ۸ بجے صبح

(پرنسپل)

سری نگر کے قریب گھمسان کی جنگ سینکڑوں بھارتی ہلاک

نئی دہلی ۲۷ اگست۔ پرسوں رات سری نگر کے قریب مجاہدین نے بھارتی فوج پر بھرپور حملہ کیا۔ فریقین میں چھ گھنٹہ تک جم کر لڑائی ہوئی۔ مجاہدین نے پرسوں دوسری بار بھارتی فوج کے خلاف راکٹ استعمال کئے۔ آل ریڈیو نے اپنی کل صبح کی نشریات میں اعتراف کیا ہے کہ کل رات مجاہدین کا حملہ انتہائی سخت تھا۔ ریڈیو نے اسامیات کا بھی اعتراف کیا کہ بھارتی فوجوں کو زبردست جانی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ انقلابی کونسل نے کل رات اعلان کیا کہ ۱۵ سے ۲۳ اگست کے دوران مجاہدین نے ۸۰۵ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کیا جس میں چار اعلیٰ افسر بھی شامل ہیں۔ ریڈیو صدائے کشمیر کے مطابق اس عرصہ میں دو افسروں سمیت ۱۳ بھارتی فوجی گرفتار کئے گئے اس دوران ۲ مجاہدین شہید اور دو زخمی ہوئے۔

ریڈیو نے بتایا کہ بھارتی فوج نے کئی مسلم خاندانوں کو زبردستی آزاد کشمیر میں دھکیل دیا اور ان کا سامان چھین لیا۔

کراچی نئی دہلی ۲۷ اگست:۔ ہندو رہنما ماسٹر تارا سنگھ نے بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری کی یہ اپیل منظور کر دی ہے کہ کشمیر کی نازک صورت حال کے پیش نظر وہ حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے اور مرن برت رکھنے کا ارادہ ترک کر دیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷